من عرف نفسه فقد عرف ربه

توحید

تحریر و ترتیب

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

بزمِ عشاق

جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ

نیو پٹھان والا، جھنگ روڈ، فیصل آباد موبائل نمبر: 0300 666 17 55

﴿ توحید ﴾

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم

اما بعد

فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یاسیدی یا رسول اللہ

وعلی الک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

محترم قارئین کرام! ایک قادر مطلق، خالق عالم صانع کائنات ہستی کا اعتراف انسانی فطرت میں داخل ہے۔ متمدن سے متمدن اور وحشی سے وحشی اقوام میں بھی اس اعتراف کا سراغ ملتا ہے۔ ہر قوم خواہ وہ کسی زمانہ میں ہوئی ہو وہ بھی کسی نہ کسی شکل میں عالم کے خالق اور کائنات کے صانع کے تخیل سے بہرہ ور ہے۔ جماعت انسانی کا کوئی حصہ، زمین کا کوئی گوشہ، زمانے کا کوئی عہد اس تخیل سے خالی نہیں ملتا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ یہ اعتراف انسانی فطرت میں داخل ہے۔

یہ گونا گوں عالم، یہ رنگا رنگ کائنات، یہ تاروں بھرا آسمان، یہ بوقلموں زمین، یہ چاند یہ سورج، یہ سمندر، یہ پہاڑ یہ لاکھوں جاندار اور بے جان اشیاء، یہ علل واسباب کا تسلسل، یہ تغیر وانقلاب کا نظام، یہ کائنات کا نظم اور اس کا قاعدہ قانون، موت وحیات کے اسرار، انسان کی خیالی بلند پروازی اور عملی عجز ودرماندگی یہ سب باتیں ایک خالق وصانع کے اعتراف پر مجبور کرتی ہیں۔ چونکہ ان کا خود بخود ہو جانا محال ہے اور ہر ایک کے اندر حدوث کی علامات ظاہر ہیں۔ لامحالہ ایک فاعل کا ہونا ضروری ہے۔ چونکہ فعل کو فاعل کے سوا چارہ نہیں اور ایک فعل کے لئے وہ فاعل کی صورت میں ایک کو دوسرے کا محتاج ہونا لازمی ہے اس لئے بلاشک وشبہ یقینی علم سے ثابت ہوا کہ وہ فاعل حقیقی واحد ہے۔

اس کا ذات وصفات میں کوئی ثانی نہیں نہ افعال میں کوئی مثل وشریک ہے۔ وہ حی ہے، علیم ہے، رؤف ہے، رحیم ہے، مرید ہے، قدیر ہے، سمیع ہے، بصیر ہے، متکلم ہے اور باقی ہے۔ اس کا علم اس کے اندو حال نہیں اس کی قدرت ٹھوس نہیں (جس سے اسشتقاق ہو سکے) اس کی سمع وبصر کے اندر نو پیدا نہیں، اس کے کلام میں تبعیض نہیں، تجدید نہیں یعنی نہ اس کے اجزاء ہو سکتے ہیں اور نہ وہ نئی ہے۔ وہ ہمیشہ سے اپنی صفات کے ساتھ قدیم ہے۔ معاملات اس کے علم سے باہر نہیں۔ موجودات کو اس کے ارادہ سے گریز نہیں۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو چاہتا ہے ازل سے جانتا ہے۔ توحید کو صحیح طور پر ذہن نشین کرنے کے لئے شرک کی مختلف اقسام سے آگاہ ہونا ضروری ہے تاکہ پاک وصاف توحید الٰہی معلوم ہو سکے۔

قرآن مجید میں جس کثرت سے توحید الٰہی پر زور دیا گیا ہے اور کسی بات پر نہیں۔ یہاں تک کہ تیرہ برس کی وسیع مدت میں روزہ، زکوۃ اور حج فرض نہیں ہوئے تھے لیکن شرک کا استیصال کلی نبوت کا پہلا سبق

تھا۔سورۃ زمر مکہ میں نازل ہوئی اوراس میں شرک کی تمام صورتیں مٹادی گئیں۔اب شرک کی مختلف اقسام کا مختصر جائزہ لیں۔دنیا کی مشہور قومیں دواور تین خدامانتی تھیں۔ ہندو بھی ان کے قریب قریب تھے۔ان مذاہب کی ابتداء یوں ہوئی کہ خدا کی نمایاں اوراہم صفات کامختلف' مستقل اور مجسم وجود قائم ہوگیا چونکہ اس عالم میں سب افعال وحرکات متضاد ہیں۔اس لئے دو متضاد عالم کا ایک خالق ان کی سمجھ میں نہ آیا۔اس طرح خیروشر کی دوقوتیں تسلیم کر لی گئیں۔حقیقتاً جیسا کہ قرآن حکیم نے واضح فرمایا ہے دنیا میں نہ کوئی شے خیرمطلق ہےاور نہ شرمحض اسی لئے شر کی نسبت خودانسان کی طرف ہے۔''آیااہل زمین کے ساتھ شرکاارادہ کیاگیایاان کے پروردگار نے ان کوراہ پرلاناچاہا''(سورۃ جن)۔''تم کوجونیکی پہنچی وہ خدا کی طرف سے ہےاور جومصیبت پہنچی وہ خودتیری طرف سے ہے''(سورۃ نساء)۔حاصل یہ ہے کہاس دنیا میں ایک خالق ہے دونہیں۔''اور خدا نے کہا کہ دوخدانہ بناؤوہ ایک ہی خدا ہے''(سورۃ نحل)۔''اگرزمین وآسمان میں ایک خدائے برحق کے سواچنداور خدا بھی ہوتے تو زمین وآسمان برباد ہو جاتے''(سورۃ انبیاء)۔''جو لوگ ایک خدا کے علاوہ اور خدا کہتے ہیں یہ ایسی بات کہتے ہیں جس کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں''(سورۃ انبیاء)۔

شرک کادوسراذریعہ کسی خاص شخص یاشے کی تعظیم مفرط ہے۔حضرت عیسٰی علیہ السلام رام چندرکرشن کو اسی خوش اعتقادی نے آدمی سے خدابنادیا۔اس لئے ارشادہوتا ہے۔''اے اہل کتاب!اپنے دین میں حد سے نہ بڑھ جاؤاور خدا کی نسبت وہی کہو جوحق ہے۔مسیح یعنی عیسٰی بن مریم علیہ السلام خدا کے پیغمبر ہیں'' (سورۃ نساء)۔جان رحمت ﷺ باوجوداس کے کہ حاصل کون ومکان تھے لیکن قرآن پاک میں تاکید آئی۔''کہہ دیجئے اے محبوب ﷺ!میں تو تمہاری طرح آدمی ہوں لیکن میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہاراخداایک ہے''(سورۃ کہف)۔

خرق عادات کی نسبت غلط فہمی بھی شرک کاذریعہ تھی۔اس لئے خرق عادات اور معجزات کے متعلق ارشادات ربی میں''باذن اللہ'' کے الفاظ مستعمل ہیں۔انبیاءکرام علیہم السلام اور پیشوایان دین کوتحریم و تحلیل کامجاز سمجھا جاتا تھا یعنی جس چیز کووہ چاہیں حلال اور جس کو چاہیں حرام ٹھہرادیں۔اس کو بھی غلط کہا گیا۔شرک فی العبادت اورشرک فی الصفات بھی شرک فی الذات تک منتج ہوتا ہےاس لئے ذات ربی کے سواسجدہ حرام قراردیا گیا۔صفات الٰہی میں توحیدایک نہایت نازک اور باریک مسئلہ ہے جس میں قوی علم غیب ہے۔اس لئے ارشادہوا۔

☆ ''اللہ کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جس کواللہ کے سواکوئی نہیں جانتا''(سورۃ انعام)۔

☆ سحروطلسم' جنات وشیاطین' ارواح خبیثہ کی غیبی قدرت وتصرف پراعتقاد بھی شرک ہے۔ارشادہوا۔ ''یہ جادواورٹوٹکے کرنے والے کسی کو کچھ نقصان نہیں پہنچاسکتے''(سورۃ بقرہ)۔

☆ تمام اوہام وخرافات جن کو بالذات موثر ومتصرف سمجھا جاتا تھا۔ان کاطلسم بھی ختم کردیا گیا۔''نہ

چھوت ہے نہ بدفالی' نہ پیٹ میں بھوک کا سانپ ہے نہ مردہ کی کھوپڑی سے پرندہ نکلتا ہے"(ابوداؤد)۔

☆ کفارہ اور شفاعت کے غلط معنی بھی اسباب شرک میں شامل تھے۔اس لئے فرمایا۔"یہ شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے لیکن جس نے رحم والے خدا سے اقرار لے لیا"(سورۃ مریم)۔"اور جب قیامت کی گھڑی ہوگی تو مشرکین ناامید ہوں گے۔جن کو وہ خدا کا شریک بناتے تھے ان میں سے کوئی ان کا شفیع نہ ہوا"(سورۃ روم)۔

☆ ستارہ پرستوں میں ستاروں کی گردش کو موثر سمجھا جاتا تھا۔اس لئے ان کو معبود مانتے تھے۔ارشاد ہوا "سورج اور چاند کو سجدہ نہ کیا کرو"(سورۃ فصلت)۔

☆ غیراللہ کی قسم کو بھی توحید کامل کے خلاف سمجھا گیا جیسا کہ کفار لات وعزیٰ کی قسمیں کھاتے تھے۔

☆ یادگار پرستی اور قبر پرستی سے بھی منع کیا گیا یعنی اس کو معبود قرار دینے کی ممانعت کی گئی۔

☆ ریا کو حاکم کائنات ﷺ نے چھپا ہوا شرک فرمایا ہے۔

☆ مشیت الٰہی میں شرک ایک دقیق غلطی ہے۔اصل میں تمام مشیتیں اسی ایک مشیت کے تحت ہیں۔

اس طرح توحید کو ہر قسم کی آلائش سے پاک کیا گیا پھر ثابت کیا کہ وہ ذات پاک واحد و یکتا ہے۔ "اگر زمین وآسمان میں ایک خدائے برحق کے سوا چند اور خدا بھی ہوتے تو زمین وآسمان برباد ہو جاتے" (سورہ انبیاء)۔"اور نہ اس برحق خدا کے ساتھ کوئی اور خدا ہے اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق کو الگ لے جاتا اور ایک دوسری پر چڑھ جاتا"(سورۃ مومنون)۔"اگر خدائے برحق کے ساتھ کچھ اور خدا بھی ہوتے تو وہ تخت والے خدا سے حکومت چھیننے کا راستہ ڈھونڈتے"(سورۃ بنی اسرائیل)۔

قرآن حکیم نے ہر قسم کے دلائل سے انسانی تحت الشعور کو اس اہم مسئلہ پر قائل کیا کہ کسی طرح کا ابہام بقایا نہیں۔توحید خواہ وہ کسی قسم کی محرف' شرک آمیز اور ناقص شکل میں ہو۔دنیا کے تمام مذاہب کی مشترک اور اولین تعلیم ہے لیکن ان مذاہب میں وہ کسی بنیادی اصول پر مبنی نہ تھی۔جناب محبوب کریم ﷺ نے اس عمارت کے بنیادی اصول مرتب فرمائے جس توحید کی نبی کریم ﷺ نے تلقین فرمائی وہ دو اصولوں پر قائم ہے۔

☆ انسان تمام مخلوقات میں اشرف ہے اس لئے کسی اور مخلوق کے آگے اس کا سر نہ جھکنا چاہئے۔

☆ ہر قسم کی قوت' ہر نوع کی قدرت اور تمام اوصاف کمالیہ صرف ایک بزرگ اور برتر ہستی کے ہیں جو ماورائے عرش سے زیر فرش تک ہر ذرہ پر حکمران ہے۔

اس کی اطاعت سے کوئی نقطہ باہر نہیں۔ہماری تمام عقیدت' ہماری تمام محبت' ہماری تمام التجائیں تمام عاجزیاں اسی ایک درگاہ کے لئے ہیں۔توحید الٰہی کو جس کاملیت اور جامعیت سے قرآن پاک نے سب سے چھوٹی سورۃ میں بیان فرمایا ہے وہ قابل غور ہے۔مشرکین نے اپنے معبودوں کی برتری ثابت کرنے

کے لئے محبوب کریم ﷺ سے ان کے معبود کی تعریف پوچھی تو وحی نے فرمایا۔ ''کہہ دیجئے اے محبوب ﷺ! وہ اللہ ایک ہے وہ تنہا اور بزرگ ہے وہ بے نیاز ہے۔ تمام عالم کا مرجع اور جائے پناہ ہے نہ وہ اولاد جنا اور نہ اس کے ماں باپ ہیں جس نے اس کو جنا ہو اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے'' (سورۃ اخلاص)۔ ان چند الفاظ میں جان رحمت ﷺ کے معبود کی برتری جس طرح بیان ہوئی ہے وہ بلاغت کا بے پایاں سمندر ہے۔

صمد وہ ہے جو نہ جنتا ہے نہ کسی نے اس کو جنا ہو۔ کیون کہ جو جنا جاتا ہے مرتا بھی ہے اور جو مرتا ہے اپنا وارث بھی چھوڑتا ہے اور خدا نہ مرتا ہے اور نہ کوئی اس کا وارث و جانشین ہے۔ اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ کوئی اس کے برابر نہیں۔ کوئی اس کے مثل نہیں۔ صمد کے لغوی معنی اونچی اور پتھریلی چٹان کے ہیں جس پر سیلاب نہ پہنچ سکے اور لوگ تکالیف میں اس کی طرف جائیں۔ صمد اس سردار کو بھی کہتے ہیں جو بزرگی اور شرافت میں انتہائی کمال پر ہو۔ اس سردار کو بھی کہتے ہیں جس کے اوپر کوئی سردار نہ ہو۔ ایسی جائے پناہ کو بھی کہتے ہیں جو سب کو مصیبت میں اپنے دامن میں پناہ دے۔ اس مرجع اور مرکز کو بھی کہتے ہیں جس کی طرف ہر شخص دوڑ کر جائے۔ صمد ٹھوس کو بھی کہتے ہیں جس کے اندر خول نہ ہو۔ اسی وجہ سے اس کو بھی کہتے ہیں جو کھاتا پیتا نہ ہو جس کے آل اولاد نہ ہو اس کو بھی کہتے ہیں جس سے کوئی بے نیاز نہ ہو۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ صمد وہ سردار ہے جو اپنی بزرگی اور سرداری میں بدرجہ کمال ہو۔ وہ شریف جس کی شرافت کامل ہو۔ وہ بڑا جس کی بڑائی میں کوئی نقص نہ ہو۔ وہ بردبار جس کی بردباری بدرجہ اتم ہو۔ وہ بے پرواہ اور بے نیاز جس کی بے پروائی اور بے نیازی کی کوئی حد نہ ہو۔ وہ زبردست جس کی جبروت کی انتہا نہ ہو۔ وہ علم والا جس کا علم بدرجہ اتم ہو۔ وہ حکیم جس کی دانائی بدرجہ کمال ہو یعنی بڑائی اور بزرگی کی ہر صفت میں کامل۔ اسی سورۃ میں دوسرا لفظ جو خدا کی صفت میں آیا ہے احد ہے۔ احد اور صمد دو متضاد کمالی صفات پر حاوی ہیں۔

اس کی یکتائی کا نتیجہ تو یہ ہے کہ اس جیسا کوئی نہیں وہ یک و تنہا اکیلا' بے ہمتا' بے نیاز' بے پروا' سب سے مستغنی اور سب سے الگ' لیکن اس کمال یکتائی کے ساتھ وہ سب کے ساتھ' سب کا دستگیر' سب کی جائے پناہ' سب کا محتاج الیہ' سب کا مرکز' سب کا مرجع' سب کا ماویٰ' یعنی سب کی چٹان۔ مصیبتوں میں سہارا' بلاؤں میں تسلی اور اضطراریوں میں تشفی۔

فـفـروا الـی اللہ ہر جگہ سے بھاگ کر اللہ کے ہاں پناہ لو۔ یہ سورۃ پاک اسلامی توحید پر حاوی ہے اس لئے اس کو ثلث قرآن کا درجہ دیا گیا ہے۔ ایسی ہستی جس کا نام اللہ ہے اس کو اس کی صفات سے ہی پہچان سکتے ہیں کیونکہ اس کی ہستی فہم و ادراک سے بالا ہے اور عقل کے لئے مقام درماندگی اور تحیر''۔

''توحید کیا ہے اللہ کا جاننا اور اس کے قدم کو حدوث سے پہچاننا اور توحید کی غایت توحید کا انکار ہے'' (حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ)۔ راہ حق میں خلق نہیں اور راہ خلق میں حق نہیں۔ ایک شرح توحید ہے اور ایک حق توحید۔ شرح توحید کا گذر نبوت کے دریا میں ہے اور حق توحید بحر محیط۔ شرح کی راہ آلات پر ہے یعنی

سمع، بصر، قال، شناخت حال اور یہ سب اثبات چاہتے ہیں اور تیرا اثبات شرک رکھتا ہے اور وحدانیت شرک سے منزہ ہے۔ ایمان جو چلتا ہے تو شرک کی بھیڑ بھاڑ میں چلتا ہے اور ایمان بڑی چیز ہے مگر بے شک کہ ہتی نہیں۔ شرع توحید مانند چراغ ہے اور حق توحید مثل آفتاب۔ شرع توحید تنخ پذیر ہے اور حق توحید تنخ پذیر نہیں۔ زبان تنخ پذیر ہے مگر دل سے منسوخ ہو جاتی ہے اور جب مرد مقام دل میں پہنچتا ہے تو زبان گنگ ہو جاتی ہے اور جان سے دل منسوخ ہو جاتا ہے اس وقت جو بولتا ہے منہ الیہ۔ یہ گفتگو عین میں نہیں بلکہ صفت میں ہے۔ صفت بدل جاتی ہے عین نہیں بدلتا۔ اس لئے ارشاد ہے۔ اثبات التوحید فساد فی التوحید۔ جو شخص اپنے ہوتے ہوئے اس کی ہستی کا خطبہ پڑھتا ہے وہ اپنے کفر پر مہر کرتا ہے۔ جو اس کی ہستی کے سامنے اپنی ہستی دیکھتا ہے کافر ہے۔ جو اس کے ہوتے ہوئے اپنی ہستی ڈھونڈھتا ہے اسے پہچان نہیں جس نے اپنے آپ کو دیکھا اس کو نہیں دیکھا اور جس نے اس کو دیکھا اپنے آپ کو نہ دیکھا اور اپنی یاد نہ رہی۔

علم و عقل و دانست وہم و خیال ہے اور یہ گرد حدوث میں اٹے ہوئے ہیں اور توحید اپنے عالم قدس میں کشف و شنید سے پاک ہے عبادت و اشارت۔ دیدہ و صورت، خیال و حس و حیات یہ سب لوث بشریت رکھتے ہیں اور شناخت توحید لوث بشریت سے پاک ہے۔ اپنا انکار بھی ممکن نہیں کہ قدرت کا انکار ہے اور اپنے تئیں ثابت نہیں کر سکتے کہ اس میں توحید کا بگاڑ ہے نہ ضرورت اثبات ہے اور نہ صورت نفی!۔ ''راہ حق میں نیست ہو جانا بہتر ہے'' (ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ)۔

''جو کوئی عبادت میں توحید کی خبر دے'' وہ ملحد ہے۔

''جو کوئی اس کی طرف اشارہ کرے'' وہ ثنوی ہے۔

''جو کوئی اس کی طرف ایما کرے'' وہ بت پرست ہے۔

''جو اس میں گفتگو کرے'' وہ غافل ہے۔

''اور جو خاموش رہے'' وہ جاہل ہے۔

اور جس کو گمان ہوا کہ اس تک پہنچا اور کچھ حاصل ہوا وہ بے حاصل ہے۔

''جو نزدیکی کی طرف اشارہ کرے'' وہ دور ہے۔

''جو آپ سے پاتا ہے'' وہ گم گشتہ ہے۔

اور جو کچھ وہم سے ٹٹولتے ہو یا عقل سے تولتے ہو سب من گھڑت ہے۔

''توحید موحد کے لئے جمال احدیت کا حجاب ہے'' (ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ)۔

''اگر تو بالتریۂ کہتا ہے تو قید لگاتا ہے اور اگر باتشبیہ کہتا ہے تو محدود کرتا ہے'' (محی الدین ابن عربی)۔

اسم و مسمیٰ میں تمیز نہیں۔ لفظ و معانی دو چیز نہیں۔ ذات سمجھو یا صفات وہی ایک بات اگر ہے تو وہی وہ

ہے اگر نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ آفتاب کی دید بدوں آفتاب ناپدید۔ نور آفتاب نظر میں سمایا تو آفتاب نظر آیا۔ خود نقاب و خود حجاب۔ خود ضیا و خود آفتاب۔ نور میں آفتاب مستور، آفتاب ہمہ تن نور خود ناظر و خود منظور۔ خود شاہد و خود مشہود۔ خود گویا و خود گفتگو!۔

وحدہ لآ الٰہ الآ ھو۔

حمد ہے تو غیر کا نشان نہیں۔ شکر ہے تو کسی کا احسان نہیں خود سمیع و خود بصیر، خود کلام و خود کلیم۔ جو چاہا سو کیا۔ کس نے کہا اور کس نے کیا۔

ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی

حمد عین محمود ہے اور شکر عین مشکور۔ دریائے قدم کی موج، حدوث کا اوج، وجود کی نمود عدم کا شمود۔ وحدت میں کثرت کی ترک تاز حقیقت عین مجاز۔ مدح و زم مقدم۔ رنگ و بے رنگی ہم صورت و معنی۔ نہ کسی سے شکایت نہ کسی سے گلہ۔

ربنا ما خلقت ھذا باطلا

ذات سے صفات سے افعال، کمال سے نقصان، نقصان سے کمال آشکارا۔ مسمٰی سے اسم، روح سے جسم، بلندی سے پستی، نیستی سے ہستی نمودار۔

وفی انفسکم افلا تبصرون

خود وحی و خود الہام، خود صلوۃ و خود سلام۔ خود پیمبر و خود پیام، خود مرسل و خود مرسل الیہ۔ نہ ماومن نہ کلام و سخن نہ دید و شنید نہ قرب و بعید۔

نحن اقرب الیہ من حبل الورید

نہ شریعت نہ طریقت نہ حق نہ حقیقت، وہی دائرہ وہی پرکار وہی مرکز وہی مدار۔

چیست توحید؟ آنکہ از غیر خدا
فرد آئی در خلا و در ملا

توحید کیا ہے؟ نسبتوں کا دور کرنا

توحید حیرت ہے! توحید عین ہے نہ کہ علم

وحدہ لآ الٰہ الآ ھو

توحید کی چار اقسام ہیں۔ توحید شریعت، توحید طریقت، توحید حقیقت اور توحید معرفت۔

توحید شریعت

توحید شریعت یہ ہے کہ اس بات کا یقین کرے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں مقیم، اپنی سمع سے سمیع، بصر سے بصیر اور کلام سے کلیم ہے۔ یہ توحید ظاہری ہے خواہ تقلیداً ہو یا بدلائل نقلی و عقلی۔

توحید طریقت

اللہ تعالیٰ کی واحدانیت شواہد کون و مکان میں ملاحظہ کرے۔ واجب الوجود کا اثبات کرے۔ جمیع موجودات کو معدوم سمجھے۔ ہستی جمیع موجودات کو ذات واحد میں دیکھے اس میں تقلید و استدلال کی کچھ حاجت نہیں۔ اس توحید کے تین مراتب ہیں۔

☆ توحید افعالی۔ جملہ موجودات کو افعال خدا سمجھنا۔

☆ توحید صفاتی۔ جملہ موجودات کو صفات خدا سمجھنا۔

☆ توحید ذاتی۔ جملہ موجودات کو ذات باری یقین کرنا اور مؤثر حقیقی وجود اصلی ذات حق کے سوا دوسرے کو نہ جاننا۔

توحید حقیقت

نفی غیریت یہاں تک کرے کہ اپنے وجود کا ادراک بھی نفی ہو جائے تعینات موجودات بھی فنا ہستی حق کے سوا کچھ باقی نہ رہے۔ اپنے اور جملہ موجودات کے موجود میں حق کو مشاہدہ کرے۔ اس توحید کے نو مراتب ہیں۔

☆ انفسی:۔ اللہ تعالیٰ بکمال اقربیت ذات عارف میں تجلی فرماتا ہے اور نفس و عقل نور الٰہی میں فنا ہو جاتے ہیں۔ اس حالت میں انا الحق اور سبحانی ما اعظم شانی بے اختیار سرزد ہوتا ہے۔

☆ آفاقی:۔ حق تعالیٰ موافق آیہ الله نور السموات والارض عارف کی نظر میں متجلی ہوتا ہے اور وجود جملہ موجودات واحد نظر آتا ہے اس وقت ہمہ اوست کا نعرہ دل عارف سے نکلتا ہے۔

☆ اسمائی:۔ بکثرت ذکر الٰہی عارف ہر رنگ مین اسی ذات پاک کو متجلی دیکھتا ہے اور سلطان الاذکار وجود عارف میں ظاہر ہوتا ہے غیریت مفقود ہو جاتی ہے۔

☆ صفاتی:۔ اللہ تعالیٰ سالک کے اعضائے حسی، سمع، بصر وغیرہ پر تجلی فرماتا ہے اور بی یسمع و بی یبصر کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔

☆ تمثیلی:۔ سالک کو ہر فرد موجودات جداگانہ عین حق نظر آتا ہے۔ اس مقام میں سجدہ بت عین سجدۂ خدا ہے۔

ندیدم غیر تو در کعبہ و دیر

☆ شیوناتی:۔ اللہ تعالیٰ عارف پر تجلی افعال متجلی ہوتا ہے۔ افعال موجودات عین افعال حق نظر آتے ہیں۔

یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید

اس مقام میں دہندہ و کشندہ دونوں برابر ہیں لیکن ادراک رنج و راحت باقی رہتا ہے۔

☆ شہودی:۔اللہ تعالیٰ عارف پر اس طرح متجلی ہوتا ہے کہ حجاب ظلماتی رفع اور کیفیت نورانی منکشف ہو جاتی ہے۔معرفت بے کیف و مشاہدہ دوام میں مستغرق رہتا ہے اس مقام میں وجود رنج و راحت کچھ باقی نہیں رہتا۔

☆ وجودی:۔تجلی وجود الٰہی میں ہستی سالک اس طرح فنا ہو جاتی ہے کہ مثل نور چراغ ضیاء آفتاب میں۔اس مقام میں سالک مثل جماد اپنے حرکات و سکنات سے محض بے خبر ہو جاتا ہے۔اس مقام میں امتیاز مشاہدہ و مشہود بھی کفر ہے۔

☆ تنزیہی:۔اس مقام میں جملہ کائنات کی ہستی پرتو انوار الٰہی میں ایسی فنا ہوتی ہے کہ نظر سالک میں اصلاً نہیں آتی۔جب اس دریائے ناپیدا کنار کا شناور صفات موجودات کی تجلیات سے فنا کلی حاصل کرتا ہے اور حدوث و امکان کی آلائش سے مجرد ہو جاتا ہے تو ایک موج قعر دریائے ذات سے سر خفی پرواردہوتی ہے جو عارف کو ورطہ عدم میں ڈال دیتی ہے۔محو در محو اور فنا در فنا ہو جاتا ہے۔اس مقام میں نہ وجود نہ شہود نہ اسم نہ مسمّی' نہ قدم نہ عدم' نہ فرش نہ عرش' نہ اثر نہ خبر' نہ علم خود نہ علم حق۔غرض کچھ باقی نہیں رہتا۔لی مع اللہ وقت لا یشفی فیہ ملك مقرب و لا نبی مرسل دریائے جمع الجمع میں مستغرق ہو جاتا ہے۔اس وقت

من عرف نفسہ فقد عرف ربہ

کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔

توحید معرفت

اس توحید کو ازلی' ذاتی' قدیمی اور الٰہی بھی کہتے ہیں جس وقت عارف مقامات و مراتب سیر الی اللہ وفی اللہ ومع اللہ سے عروج کر کے مقام عین الجمع الجمع' میں پہنچتا ہے جو انتہا مراتب توحید ہیں۔اس وقت اپنے آپ کو عدم محض پاتا ہے اور خودی سے بے خود ہو جاتا ہے جیسا کہ پیش از ترکیب اجزائے جسمی بصورت اعیان ثابتہ علم قدیم میں موجود تھا۔اس حالت کا بیان آیۂ ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئا مذکورا۔روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس آیت شریفہ کو سنتے تو فرماتے۔''کاش! یہ حالت پوری ہو جاتی''۔

الغرض توحید ایسا مسئلہ ہے جو کبھی نسخ پذیر نہیں ہوا۔ ہر ایک دین و ملت میں اس کی شہادت موجود ہے۔کوئی قوم پردۂ زمین پر ایسی نہیں جس میں خدا کی وحدانیت کو تسلیم کرنے والے نہ ہوں۔ جملہ انبیاء' اولیاء اور ہادیان راہ خدا خواہ کسی سرزمین اور کسی زمانہ میں ہوئے ہوں ان کی تعلیم و تلقین کی بنیاد اسی لازوال مسئلہ پر ہے۔ یہی مسئلہ اسلام کا رکن اور ایمان کی کلید ہے۔ یہی معلومات ظاہر کا قبلہ اور یہی مکشوفات باطن کا کعبہ ہے۔یہی شریعت اور طریقت کی جان ہے یہی حقیقت و معرفت کی نردبان ہے۔یہی جملہ طاعات کی راس اور یہی حکمت کی اساس ہے۔اس کی تصدیق دعوت عام ہے اور اس کی تحقیق دعوت

خاص ہے۔ یہی مسئلہ ایسا سہل اور آسان ہے کہ عوام الناس کا ورد زبان ہے اور یہی ایسا دقیق کہ جس کی تحقیق میں خواص کی عقل بھی حیران وسر گرداں ہے (تعلیمات غوثیہ)۔

یارب منم جویان تو یا توی جویان من
اے ننگ من! تا من منم من دیگرم تو دیگری
ضما زہ قلندر ھنر دار بمن نمائی
کہ دراز و دور دیدم رہ و رسم پارسائی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب ﷺ	☆	ادب و تعظیم محبوب ﷺ
☆	گریہ محبوب ﷺ	☆	نور الہدیٰ ﷺ
☆	عشق خیر الوری ﷺ	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب ﷺ	☆	شمس الضحیٰ ﷺ
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم ﷺ
☆	راحت دو جہاں ﷺ	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریاء ﷺ	☆	وسیلتنا فی الدارین ﷺ
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	وبا لوالدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں ﷺ	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال ﷺ	☆	اسمائے محبوب ﷺ

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المؤمنون اخوه
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمه
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنا لك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھنچتی ہے کھال کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت واہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لو گر دل جیتنے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ ﷺ ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکوں ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

☆	بیان عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	،گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لو میرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں ﷺ
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارجِ اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہِ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب ﷺ کا حسین تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسین کوئی نہیں	☆	جان کائنات ﷺ
☆	باعث تسکینِ دل و جان ﷺ	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن